129851-نکاح کی توثیق کرانا واجب ہے

سوال

ہمارے ملک میں قانون ہے کہ جب خاوند فوت ہوجائے تو بیوی کو گورنمنٹ سے ماہانہ وظیفہ لینے کا حق حاصل ہے لیکن اگر وہ کسی اور شخص سے شادی کرلے تو یہ وظیفہ بند کردیا جاتا ہے ، اس لیے کچھ بیوائیں جب دوسری شادی کرلیتی ہیں تو وہ اپنا وظیفہ قائم رکھنے کے لیے نکاح کی توثیق نہیں کراتیں .
لیکن یہ عقدنکاح شرعی طور پر صحیح ہوتا ہے جس میں گواہ اور ولی موجود ہوتے ہیں اور اس کا اعلان بھی کیا جاتا ہے ، لیکن گورنمنٹ کے ہاں اس عقدنکاح کی بنا پر بیوی کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہوتے .. لہذا اگر اس کا خاوند فوت ہوجائے تو وہ اس کی وارث نہیں بنےگی اور اگر اسے طلاق دے دے تو اسے نفقہ حاصل نہیں ہوگا ، گورنمنٹ اس شادی کو نسب کے علاوہ کہیں تسلیم نہیں کرتی .
ہم قبائلی معاشرے میں نہیں رہتے کہ قبیلہ حقوق کی حفاظت کرتا ہو .. مجھے علم ہے کہ دوسری شادی کرنے کے بعد بیوی جو وظیفہ حاصل کررہی ہے وہ حرام ہے ، لیکن غیر موثوق شادی کا حکم کیا ہوگا ؟ .

پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو گورنمنٹ وظیفہ صرف بیوہ کو دیتی ہے کہ اگر وہ دوسری شادی کرلے تو یہ وظیفہ ختم کردیا جاتا ہے تو پھر اسے حاصل کرنے کے لیے حیلہ سازی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنا حرام طریقہ سے مال حاصل کرنے کے مترادف ہوگا .

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو تم اپنے مال آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ}.النساء (29).

دوم :

شادی صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کی رضامندی شامل ہو، اور عورت کے ولی اور دو عادل مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کی جائے اور خاوند اور بیوی میں کوئی ایسی چیز نہ پائی جاتی ہو جو شادی میں مانع ہو.

لہذا جب یہ شروط پائی جائیں اور عقد نکاح میں عورت کے ولی اور خاوند کے مابین ایجاب و قبول ہو تو نکاح ہوجائیگا .

رہا مسئلہ سرکاری ادارہ سے اس کی توثیق کرانا تو یہ صرف حقوق کی حفاظت اور اختلافات کو ختم کرانے کے لیے ہے .

ہمیں ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ ذمہ داری کے عدم ثبوت اور دین کی قلت کی بنا پر اس وقت توثیق کرانا واجب ہے ، اور اس لیے بھی کہ نکاح کی توثیق نہ کرانے کے نتیجہ میں حقوق ضائع ہو جاتے ہیں مثلا وراثت اور باقی مانندہ مہر اور نان و نفقہ اور بیوی اور اولاد پر ولایت و ذمہ داری جیسے حقوق کی پاسداری نہیں کی جاتی .

پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر نکاح کی توثیق نہیں کرائی گئی تو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوک کرے گا اور اسے تنگ کرتے ہوئے اسے طلاق دینے سے انکار کر کے معلق چھوڑ دے گا، اس طرح وہ شرعی طور پر کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکے گی، اور نہ ہی وہ عدالت سے رجوع کر سکتی ہے کہ عدالت خاوند طلاق دینے پر مجبور کرے کیونکہ اس کا تو نکاح ہی رجسٹر نہیں ہوا.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی کسی دوسرے شخص کی جانب مائل ہو کر اس سے شادی کر لے اور اپنے خاوند کو چھوڑ دے جو اسے واپس لانے کی استطاعت ہی نہ رکھے کیونکہ نکاح رجسٹر ہی نہیں ہوا.

اور پھر ایسے بہت سارے واقعات پائے جاتے ہیں کہ گندے ضمیر اور غلط ذہن کے لوگوں نے بغیر توثیق اور نکاح رجسٹر کرائے شادی کر لی اور پھر بیوی اور اولاد سے برات کا اظہار کر دیا جس کی بنا پر اولاد اس کی طرف منسوب ہی نہ کی جا سکی.

ان وجوہات کی بنا پر ظاہر یہی ہوتا ہے کہ نکاح کی توثیق اور اسے رجسٹر کرانا واجب ہے.

واللہ اعلم.